Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

کشن سنگھ

بنام

سٹیٹ آف اتر پردیش

تاریخ فیصلہ: 2 نومبر، 1992

[للیت موہن شرما، کے راماسوامی اور این وینکٹا چلا، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ فوجداری، دفعات 374، 382، 384، 383۔

فوجداری اپیل-غیر قانونی کارروائی -عدالت کا مسترد کرنے کا اختیار-فوجداری اپیل کو غیر قانونی کارروائی کے لیے مسترد نہیں کیا جا سکتا-اپیلٹ عدالت کو چیلنج کے تحت اپیل اور فیصلے کی درخواست کا جائزہ لینا چاہیے اور اپیل کو مختصر طور پر مسترد کرنے سے پہلے مقدمے کی خوبیوں پر غور کرنا چاہیے-فوجداری اور دیوانی اپیل کے درمیان فرق پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908: آرڈر 47 قاعدہ 11، 17 اور 19۔

اپیل کنندہ کو انسداد رشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ 5(2) کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور اسے دو سال کی قید بامشقت اور 200 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ انہوں نے الہ آباد عدالت عالیہ کے سامنے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 374 کے تحت اپیل دائر کی جسے اپیل کنندہ اور اس کے وکیل کی پیشی میں ناکامی پر مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد کی گئی اپیل کی بحالی کی درخواست بھی مسترد کر دی گئی۔ اس عدالت میں اپیل میں، اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ اپیل کنندہ یا اس کے وکیل کی پیش ہونے اور اپیل پر دباؤ ڈالنے کی عدم موجودگی کی بنیاد پر اپیل کو کوتاہی کے لیے مسترد نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اپیل کی اجازت دینا اور عدالت عالیہ کے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، یہ عدالت،

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار دیا گیا کہ: 1. عدالت عالیہ اپیل کنندہ یا اس کے وکیل کی عدم پیشی کی بنیاد پر اپیل کو مسترد کرنے میں درست نہیں تھی اور اسے اپنے موروثی اختیار کے تحت فوجداری اپیل کی بحالی کی استدعا کی اجازت دینی چاہیے تھی۔

2. مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 384 کے تحت اپیل کنندہ عدالت کا فرض ہے کہ وہ اپیل کی درخواست اور چیلنج کے تحت فیصلے کی جانچ کرے اور اپیل کو مختصر طور پر مسترد کرنے سے پہلے کیس کی خوبیوں پر غور کرے۔ مذکورہ ڈیوٹی اپیل پر دباؤ ڈالنے کے لیے عدالت کے سامنے پیش ہونے والے اپیل گزار یا اس کے وکیل پر منحصر نہیں ہے۔ جیسے ہی دفعہ 382 یا 383 کے تحت اپیل کی درخواست پیش کی جاتی ہے، اپیل عدالت کا فرض بن جاتا ہے کہ وہ اپیل کنندہ اور اس کے وکیل کی عدم موجودگی میں بھی اسے مختصر طور پر مسترد کرنے سے پہلے میرٹ پر غور کرے۔ لہذا، عدالت عالیہ کو یا تو اپیل کنندہ کی اپیل کی درخواست اور چیلنج کے تحت فیصلے کا خود جائزہ لینا چاہیے تھا یا عدالت کی مدد کے لیے وکیل مقرر کرنا چاہیے تھا، لیکن اس بنیاد پر اسے مسترد کرنے کے لیے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا کہ اپیل کنندہ کا وکیل موجود نہیں تھا۔

3. فوجداری اپیل کی حیثیت دیوانی اپیل کی طرح نہیں ہوتی۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 384 کی دفعات کا مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 41، قواعد 11 اور 17 سے موازنہ کرنے سے واضح طور پر فرق سامنے آتا ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے قاعدہ 17، آرڈر 41 میں واضح شرائط میں کہا گیا ہے کہ اپیل طلب کیے جانے پر اپیل کنندہ کی عدم موجودگی کی بنیاد پر اپیل کو خارج کیا جا سکتا ہے، اور قاعدہ 19 اپیل کنندہ پر اس کی عدم حاضری کے لیے معقول وجہ پیش کرتے ہوئے اس کی بحالی کا بندوبست کرتا ہے۔ تاہم، فوجداری اپیل کی صورت میں متعلقہ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ دوسری جانب، ضابطہ واضح طور پر تقاضا کرتا ہے کہ معاملے کو قابلیت پر جانچا جائے۔ اس طرح، کسی فوجداری اپیل کو غیر قانونی کارروائی کے لیے خارج نہیں کیا جا سکتا۔

رام نریش یادو و دیگران بنام ریاست بہار، اے۔ آئی۔ آر۔ 1987 ایس۔ سی۔ 1500، اختلافی شکل۔

شیام دیو پانڈے و دیگران بنام ریاست بہار، [1971] ضمنی ایس سی آر 133، پر انحصار کیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایمپیررب‌نام بالومل ہاٹ چند و دیگران، 39 فوجداری قانون جرنل 890 اور رمیش نانو بنام ریاست گجرات، 17 گجرات لارپورٹر 350، کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 183، سال 1993۔

1979 کے فوجداری اپیل نمبر 1791 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 11.5.1992 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بہار یو بارگی اور انیس سہراوردی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

درخواست گزار کو متھرا کے خصوصی جج نے انسداد رشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ 5(2) کے تحت مجرم قرار دیا تھا اور اسے دو سال کی قید بامشقت اور 200 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی تھی۔ انہوں نے الہ آباد عدالت عالیہ کے سامنے اپیل دائر کی جسے درخواست گزار اور اس کے وکیل کی پیشی میں ناکامی کی وجہ سے مسترد کر دیا گیا، جب اپیل کو ابتدائیہ سماعت کے لیے بلایا گیا۔ اس کے بعد کی گئی اپیل کی بحالی کی درخواست کو بھی اس حکم کے ذریعے مسترد کر دیا گیا ہے جسے موجودہ خصوصی رخصت کی درخواست میں اس عدالت کے سامنے چیلنج کیا گیا ہے۔

2. اس معاملے میں جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا کسی ملزم کی طرف سے اس کی اثباتِ جُرم اور سزا کے خلاف مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 374 کے تحت دائر اپیل کو اپیل کنندہ کی طرف سے بذاتِ خود یا وکیل کے ذریعے اپیل پر مقدمہ چلانے میں ناکامی پر خارج کیا جا سکتا ہے۔

3. خصوصی رخصت کی درخواست میں نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں اشارہ کیا گیا تھا کہ معاملہ بالآخر نوٹس کے مرحلے پر ہی نمٹا دیا جائے گا۔ دفتر کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ نوٹس جاری کیا گیا ہے، لیکن مدعا علیہ ریاست کی جانب سے کوئی پیشی نہیں ہے۔ خصوصی اجازت دی جاتی ہے۔

4. عدالت عالیہ نے 14 نومبر 1990 کے اپنے حکم میں غیر قانونی کارروائی کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے رام نریش یادو و دیگران بنام ریاست بہار، اے آئی آر 1987 ایس سی 1500 میں اس عدالت کے مشاہدات پر انحصار کیا جس کا اثر درج ذیل تھا:

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"عدالت مقدمہ نہ چلانے کی اپیل کو مسترد کر سکتی ہے اور نظم وضبط نافذ کر سکتی ہے یا اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے معاملہ بار کو بھیج سکتی ہے۔ لیکن اپیل کنندہ یا اس کے وکیل کو سننے کے بعد ہی معاملے کو میرٹ پر نمٹایا جاسکتا ہے۔"

5. اپیل کنندہ کے وکیل نے دعویٰ کیا ہے کہ اپیل کنندہ یا اس کے وکیل کی پیش ہونے اور اپیل پر دباؤ ڈالنے کی عدم موجودگی کی بنیاد پر اپیل کو ڈیفالٹ کے لیے مسترد نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ دلیل اچھی طرح سے مبنی معلوم ہوتی ہے۔

6. جیسا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری 382 کے تحت حکم دیا گیا ہے، اپیل درخواست کی شکل میں دائر کی جانی چاہیے۔ دفعہ 384 (ذیلی دفعات (3) اور (4) کو چھوڑنا جو موجودہ تناظر میں متعلقہ نہیں ہیں) ذیل میں بیان کردہ اپیل کے خلاصہ نمٹانے سے متعلق ہے:

> "384. اپیل کی منسوخی کا خلاصہ: (1) اگر اپیل کی درخواست اور دفعہ 382 یا دفعہ کے تحت موصول ہونے والے فیصلے کی نقل کی جانچ پڑتال پر۔ 383، اپیلٹ عدالت کا خیال ہے کہ مداخلت کے لیے کوئی کافی بنیاد نہیں ہے، وہ اپیل کو مختصر طور پر مسترد کر سکتی ہے:
>
> بشرطیکہ۔
>
> (a) دفعہ 382 کے تحت پیش کی گئی کوئی بھی اپیل اس وقت تک خارج نہیں کی جائے گی جب تک کہ اپیل کنندہ یا اس کے وکیل کو اس کی حمایت میں سماعت کا معقول موقع نہ مل جائے۔
>
> (b) دفعہ 383 کے تحت پیش کی گئی کوئی بھی اپیل خارج نہیں کی جائے گی سوائے اس کے کہ اپیل کنندہ کو اس کی حمایت میں سماعت کا معقول موقع دیا جائے، جب تک کہ اپیلٹ عدالت یہ نہ سمجھے کہ اپیل فضول ہے یا عدالت کے سامنے حراست میں ملزم کو پیش صنعتی عمل میں ایسی تکلیف شامل ہو گی جو مقدمے کے حالات میں غیر متناسب ہو گی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(c)دفعہ 383 کے تحت پیش کی گئی کسی بھی اپیل کو مختصر طور پر اس وقت تک مسترد نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس طرح کی اپیل کو ترجیح دینے کی اجازت کی مدت ختم نہ ہو جائے۔

(2)اس دفعہ کے تحت اپیل کو مسترد کرنے سے پہلے عدالت کیس کا ریکارڈ طلب کر سکتی ہے۔"

7. یہ دیکھا جائے گا کہ دفعہ کے ابتدائی الفاظ میں اپیلٹ کورٹ سے اپیل کی درخواست اور متنازعہ فیصلے کی کاپی کا جائزہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس بات پر غور کیا جا سکے کہ آیا اس میں مداخلت کرنے کے لیے کوئی کافی بنیاد موجود ہے یا نہیں۔ ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے کہ عدالت ابتدائیہ مرحلے میں بھی مقدمے کے ریکارڈ طلب کر سکتی ہے۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ اپیل عدالت کا فرض اپیل کی درخواست اور چیلنج کے تحت فیصلے کی جانچ کرنا اور اپیل کو مختصر طور پر مسترد کرنے سے پہلے کیس کی خوبیوں پر غور کرنا اپیل گزار یا اس کے وکیل پر منحصر نہیں ہے جو اپیل پر دباؤ ڈالنے کے لیے عدالت کے سامنے پیش ہوں۔ جیسے ہی دفعہ 382 یا 383 کے تحت اپیل کی درخواست پیش کی جاتی ہے، اپیل عدالت کا فرض بن جاتا ہے کہ وہ اپیل کنندہ اور اس کے وکیل کی عدم موجودگی میں بھی اسے مختصر طور پر مسترد کرنے سے پہلے قابلیت پر غور کرے۔ ایسے معاملے میں جہاں اپیل کنندہ کو قید کی سزا سنائی گئی ہے اور جب اپیل کو ابتدائیہ سماعت کے لیے لیا جاتا ہے تو وہ تحویل میں نہیں ہوتا ہے، اپیلٹ عدالت اس سے سپرد کرنے کا مطالبہ کر سکتی ہے، اور اگر اپیل کنندہ ہدایت کی پابندی کرنے میں ناکام رہتا ہے تو دیگر تحفظات پیدا ہو سکتے ہیں، جس سے اپیل کو اہلیت پر غور کیے بغیر خارج کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ بالکل مختلف جوابدہ ہے جس سے ہمیں موجودہ معاملے میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہاں، جب مقدمہ چلایا گیا تو اپیل کنندہ کا وکیل اپیل پر بحث کرنے کے لیے موجود نہیں تھا اور بعد میں دائر بحالی کی درخواست میں، ڈیفالٹ کی وضاحت کرنے کی کوشش کی گئی، جو یقیناً کامیاب نہیں ہوا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان حالات میں عدالت عالیہ کو تاہی کی اپیل کو مسترد کر سکتی تھی، اور اگر نہیں تو کیا بحالی کی استدعا کی اجازت دی جانی چاہیے تھی۔ جیسا کہ اوپر مذکور مجموعہ ضابطہ فوجداری کی توضیعات سے ظاہر ہوتا ہے، عدالت عالیہ کو یا تو اپیل کنندہ کی اپیل کی درخواست اور چیلنج کے تحت فیصلے کی خود جانچ کرنی چاہیے تھی یا عدالت کی مدد کے لیے وکیل مقرر کرنا چاہیے تھا،

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیکن اسے اس بنیاد پر مسترد کرنے کے لیے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا کہ اپیل کنندہ کا وکیل موجود نہیں تھا۔ فوجداری اپیل کی حیثیت وہی نہیں ہے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت چلنے والی دیوانی اپیل میں ہوتی ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 41، قواعد 11 اور 17 کے ساتھ دفعہ 384 کی توضیعات کا موازنہ واضح طور پر فرق کو سامنے لاتا ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا قاعدہ 17، آرڈر 41 واضح شرائط میں فراہم کرتا ہے کہ اپیل کی عدم موجودگی کی بنیاد پر اپیل کو خارج کیا جاسکتا ہے جب اپیل طلب کی جاتی ہے، اور قاعدہ 19 اپیل کنندہ پر اس کی عدم حاضری کے لیے معقول وجہ پیش کرنے پر اس کی بحالی کا بندوبست کرتا ہے۔ فوجداری اپیل کی صورت میں متعلقہ توضیعات میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ دوسری جانب، ضابطہ واضح طور پر تقاضا کرتا ہے کہ معاملے کو قابلیت پر جانچا جائے۔ اس طرح کسی فوجداری اپیل کو غیر قانونی کارروائی کے لیے خارج نہیں کیا جاسکتا، اور یہی وجہ ہے کہ فوجداری طریقہ کار میں آرڈر 41، قاعدہ 19 جیسی کوئی خصوصی توضیع شامل نہیں ہے۔ شیام دیو پانڈے ودیگران بنام ریاست بہار، [1971] ضمنی ایس سی آر 133 پرانے مجموعہ ضابطہ فوجداری کے زیر انتظام ایک کیس میں قانون کو صحیح طریقے سے بیان کیا گیا تھا۔ نئے ضابطے کے تحت اس سلسلے میں موقف یکساں ہے۔ اس سے پہلے بھی، عدالتِ عالیہ س اسی اصول پر عمل کر رہی تھیں جو ایمپرر بنام بالومل ہاٹ چند ودیگران، 39 فوجداری قانون جرنل 890 اور رمیش نانو بنام ریاست گجرات، 17 گجرات لا رپورٹر 350 کے مشاہدات سے واضح ہے۔ ایمپرر بنام بالومل ہاٹ چند ودیگران میں، یہ اس طرح مشاہدہ کیا گیا تھا:

یہ کہ قانون کا تقاضہ ہے کہ اپیلٹ عدالت کے مسترد کرنے اور مختصر طور پر اپیل کرنے سے پہلے، وہ فیصلے کی ایک کاپی پڑھے گی، اور پھر، اگر مداخلت کے لیے کافی بنیاد نہیں ہے، تو وہ اپیل کو مختصر طور پر مسترد کرسکتی ہے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ اپیل کی منسوخی کا انحصار جج کے ذریعے فیصلے کی ایک کاپی پڑھنے کے بعد اپنے آزاد اور غیر جانبدار دماغ کی مشق پر ہوگا، نہ کہ ملزم کی طرف سے اپنی اپیل کو دبانے میں ناکامی پر۔

8. مجموعہ ضابطہ فوجداری واضح زبان اور اوپر بیان کردہ دیگر وجوہات کے پیش نظر ہم یہ مؤقف اختیار کرنے پر مجبور ہیں کہ اے آئی آر 1987 عدالت عظمیٰ کے صفحہ 1500 میں اس عدالت کے مشاہدات جن پر عدالت عالیہ نے ہمارے سامنے مقدمے میں انحصار کیا ہے، کو قانون کو درست طریقے